أحمد بن عبد العزیز الحصین
مترجم: حافظ عمران سیف☆

سگریٹ نوشی: ایک خاموش قاتل

سگریٹ نوشی عہد نبوی ﷺ میں معروف نہ تھی۔ بعدازاں جب یہ چیز سامنے آئی تو علماء کرام اس کی حقیقت کے بارے میں اس پہلو سے غور کرتے رہے کہ آیا کہ یہ مسکر (نشہ آور) ہے یا کہ مفتر (طبیعت میں سستی پیدا کرنے والی)؟ اور کیا یہ صحت اور مال کے لیے مضر ہے یا نہیں؟

اکثر علماء کرام اس کی حرمت کے قائل ہیں، کیونکہ یہ صحت کے لیے مضر (نقصان دہ) ہے۔ شریعت کے بنیادی اور ضروری دینی احکام وقواعد سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نقصان دہ چیز حرام ہے، کیونکہ تحریم نقصان کے ساتھ وارد ہوئی ہے اور اس کا حتمی ولازمی نتیجہ یہ ہے کہ تمباکو استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

اس بارے میں بہت سی آیات واحادیث اور اجماع وقیاس سے استدلال کیا گیا ہے۔ ذیل میں سگریٹ نوشی کی حرمت کے بارے میں تفصیل سے دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

قرآن کریم

① اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [البقرۃ:۱۹۵]

''اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور سلوک واحسان کرو۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

یہ آیت ہر اُس چیز کی ممانعت پر دلالت کرتی ہے جو انسان کو نقصان کی طرف لے جائے۔ سگریٹ نوشی بھی نقصان دہ اور ہلاکت میں ڈالنے والی چیز ہے۔

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

◉ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کہ ہر وہ چیز جس کا کھانا نقصان کا باعث ہو، مثلاً شیشہ، پتھر اور زہر وغیرہ تو اس کا کھانا حرام ہے۔ نیز ہر وہ چیز جس کے کھانے سے نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو اس کا کھانا حلال ہے، ماسوائے گندی اور ردی چیزوں کے۔'' [الروضة الندية]

② اِرشادِ ربانی ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ [الاعراف:۱۵۷]

''جو لوگ اس پیغمبر نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کریں، جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے (وہ جانتے ہیں کہ) وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔''

③ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ [النساء:۲۹]

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر بڑا مہربان ہے۔''

قارئین کرام!

سگریٹ نوشی ان تمام برائیوں میں سے ایک ہے جن سے مذکورہ آیات میں منع کیا گیا ہے اور فاحشہ اس برائی کا نام ہے، جو نفوس کو گندا کر دیتی ہے۔

④ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الاحزاب:۵۸]

''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذاء دیں بغیر کسی جرم کے، وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

اب ذیل میں وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں جو ناپاک چیزوں کی حرمت و نہی پر دلالت کرتی ہیں:

① اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ [البقرة:١٦٨]

''اے لوگو! زمین کی ہر حلال و پاکیزہ چیز کو کھاؤ۔''

② اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ [المؤمنون:٥١]

''اے پیغمبرو اور رسولو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔''

③ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَارَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ [البقرة:١٧٢]

''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں، انہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو، اگر تم خاص اُسی کی عبادت کرتے ہو۔''

④ ناپاک چیزوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [المائدة:١٠٠]

''اے نبی ﷺ! آپ فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں، اگرچہ آپ ﷺ کو ناپاک کی کثرت بھلی لگتی ہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل مندو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

شرعی قاعدہ

ہر پاکیزہ اور نفع مند چیز حلال ہے اور خبیث، ناپاک اور گندی چیز حرام ہے۔ یہ شرعی قاعدہ اُس چیز کو شامل ہے جس کا کھانا اور پینا جائز و مباح ہے۔

خبیث کا لغوی معنی

لغت میں خبیث کا اطلاق ہر اُس ردی و ناکارہ چیز پر ہوتا ہے، جس کا کھانا اور بو دونوں ناپسندیدہ ہوں۔ [المصباح المنیر:١٧٤/١]

پس ثابت ہوا کہ سگریٹ نوشی نقصان دہ اور غیر نفع بخش اشیاء میں سے ہے اور اس میں

پائی جانے والی علت ضرر (نقصان) ہے۔اسی طرح سگریٹ نوشی سے مال کا ضیاع ہوتا ہے، جبکہ مال کو ضائع وتلف کرنا بھی حرام ہے۔

اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا﴾ [النساء :٥]

''بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دو،جس مال کواللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایاہے۔''

سگریٹ نوشی کرنے والے اپنے مال کے ساتھ اس زہریلی آفت کوخریدتے ہیں اوراس کے ساتھ اپنے جان و مال کو جلا ڈالتے ہیں۔کیا ان سے بڑھ کر بھی کوئی بیوقوف ہوسکتا ہے؟ ایسے لوگوں کے بارے میں علمائے کرام نے ایک باب وضع فرمایاہے،جس کا نام انہوں نے باب الحجر علی السُّفهاء رکھا ہے،کیونکہ یہ لوگ بیوقوفوں کی طرح اپنے مال کو بغیر کسی دنیوی اور اخروی فائدے کے فضول خرچی کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ایسے لوگوں کے بارے میں ارشادباری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ [الاعراف:٣١]

''کھاؤاور پیئو اورفضول خرچی نہ کرو،یقیناً وہ فضول خرچ کرنے والوں کودوست نہیں رکھتا۔''

قارئین کرام!

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اسراف سے منع فرمایاہے۔اسراف کی حقیقت ومفہوم کے بارے میں علماء کےمختلف اقوال ہیں:

① اپنے مال کوحرام کاموں میں صرف کردینا۔

② اپنے مال کوناحق فضول خرچی میں خرچ کرنا۔

③ مال کومبالغہ کےساتھ حرام کاموں میں خرچ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کاایک اورارشادگرامی قدر ہے:

﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا﴾ [الإسراء:٢٦]

''اسراف اورفضول وبے جاخرچ سے بچو۔''

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں لفظ 'تبذیر' بیان فرمایا ہے۔ اس لفظ کی تشریح وتوضیح میں علماء کے مختلف اقوال ہیں:

① اپنے مال کو حرام کاموں میں خرچ کرنا۔

② مال کو ضائع وتلف کردینا ہے۔

③ مال کو ناحق خرچ کردینا وغیرہ۔

لفظ تبذیر کے بارے میں امام قتادہ رحمہ اللہ کی رائے

◉ امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تبذیر اللہ کی نافرمانی، فساد فی الارض اور ناحق کاموں میں مال خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔''

مذکورہ بالا تمام اقوال سگریٹ نوشی میں مال صرف کرنے پر بھی دلالت کرتے ہیں، کیونکہ سگریٹ نوشی میں خرچ کردہ مال بھی اسراف وتبذیر کی ایک صورت ہے۔

ثانیاً: سنت نبویہ

① حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے، کہتی ہیں:

نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر ومفتر.

[سنن أبي داؤد:٣٦٨٦،السلسلة الضعيفة:٤٨٣٢]

''رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور عقل میں فتور (عقل کو ماؤف کرنے والی) ڈالنے والی چیز سے منع کیا ہے۔''

جب کہ سگریٹ نوشی مفتر ہے، مسکر (نشہ آور) نہیں، لہٰذا اس مذکورہ نص کی وجہ سے سگریٹ پینا حرام ہے، کیونکہ اس (سگریٹ) کا شمار مفترات میں ہوتا ہے۔

② رسول اللہ ﷺ کا ایک اور ارشاد یوں ہے:

عن أنس بن حذيفة أن النبي ﷺ قال: «أَلا إنّ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُخَدِّرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ حَرَامٌ قَلِيْلُه وَمَا خَمَّرَ الْعَقْلَ فَهُوَ حَرَامٌ»

[سنن ابن ماجه:٨٨،٣٣٨٧]

''حضرت انس بن حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خبردار! بیشک ہر نشہ آور چیز

حرام ہے اور ہر سن و بے حس کر دینے والی چیز حرام ہے۔ جس کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو تو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے اور جو چیز عقل پر پردہ ڈال دے وہ بھی حرام ہے۔''

مسکر: شراب اور بھنگ وغیرہ

مخدّر: مصباح المنیر میں ہے کہ مخدّر سے مراد جسم کے کسی عضو کا تھکاوٹ کی وجہ سے سُن و بے حس ہو جانا، اس کا بالکل ڈھیلا پڑ جانا اور کسی قسم کی حرکت کے قابل نہ رہنا ہے۔

[النیکوتین واضرارہ، ص۱۴]

اور النہایۃ میں ہے کہ فتخدّر کا معنی ہے: وہ ضعیف ہو گیا اور اس کی عقل میں فتور آ گیا، جیسا کہ شرابی آدمی نشہ کی وجہ سے محسوس کرتا ہے۔

محمد فرید وجدی رحمہ اللہ کا قول

◉ محمد فرید وجدی کہتے ہیں:

''علماء کا خیال ہے کہ سگریٹ نوشی کرنے والوں کی عادات کے منتشر ہونے اور اس میں پائے جانے والے مفاسد کا سبب نیکوٹین نامی زہر ہے، جو دماغ کو سن و ماؤف کر دیتا ہے۔'' [دائرۃ معارف القرآن العشرین]

قارئین کرام!

سگریٹ نوشی بھی مخدّر یعنی دماغ کو سن و بے حس کرنے والی چیز ہے۔ مزید برآں نبی ﷺ نے مذکورہ بالا حدیث میں ہر مخدّر یعنی سن و بے حس کر دینے والی چیز کے استعمال سے منع فرما دیا ہے۔ چونکہ سگریٹ نوشی بھی مخدّرات میں شامل ہے، لہٰذا مذکورہ حدیث سگریٹ نوشی کی ممانعت پر واضح دلیل ہے۔

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَحَسَّ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِیْ یَدِهِ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا» [صحیح مسلم:۳۰۰]

''جو شخص زہر پی کر اپنی جان لے تو زہر اُس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اُسے جہنم کی آگ میں چوسے گا اور وہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا یعنی جہنم سے کبھی باہر نہ نکلے گا۔''

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں زہر پینے کی ممانعت وارد ہوئی ہے اور سگریٹ نوشی فی نفسہ بہت سی زہروں پر حاوی ہے۔ خاص طور پر نیکوٹین نامی زہر اور تارکول وغیرہ۔ علاوہ ازیں سگریٹ پینے والا جب ان چیزوں کا استعمال کرتا ہے تو وہ ان کے مضرات و نقصانات کو بھی جانتا ہوتا ہے، لیکن اس سب کو باوجود وہ جان بوجھ کر اس جان لیوا نشے کا استعمال کرتا ہے، جس کی وجہ سے آہستہ آہستہ خود کو ختم (قتل) کر لیتا ہے۔ یہی اقدام تو عملی طور پر خودکشی ہے، جس کا ارتکاب سگریٹ نوشی کرنے والا کرتا ہے۔

④ ارشاد رسالت مآب ﷺ ہے:

«لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ» [سنن ابن ماجه:۲۳۴۱]

''نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو نقصان میں مبتلا کرو۔''

نبی ﷺ نے مذکورہ حدیث میں خود کو اور اپنے علاوہ کسی اور کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا ہے، جبکہ سگریٹ نوشی میں جسمانی اور مالی ہر دو طرح کا نقصان موجود ہے۔ نیز یہی وہ ضرر (نقصان) ہے جو علماء وحکماء کی کلام کے مطابق انتہائی سخت درجہ کا ہے۔

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی ﷺ نے قیل و قال (بے فائدہ گفتگو کرنے) سے، کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' [صحيح مسلم:۸۳،۴۴۸۱]

اسی طرح ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا اَنْفَقَهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ بِهِ» [سنن الترمذي:۲۴۱۷]

''قیامت کے دن کوئی بندہ اپنی جگہ سے قدم نہ ہلا سکے گا، جب تک وہ چار چیزوں کا جواب نہ دے لے گا: عمر کے متعلق کہ کہاں گزاری، جسم کے بارے میں کہ کہاں بوسیدہ کیا، مال کے متعلق میں کہ کدھر سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور علم کے بارے میں کہ اس کے ساتھ کتنا عمل کیا؟''

محترم قارئین!

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان سے چار چیزوں کے متعلق دریافت فرمائے گا، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں:

- ◉ عمر
- ◉ علم
- ◉ مال
- ◉ جسم

(ا) **عمر:** درحقیقت سگریٹ نوشی کرنے والا سگریٹ پی کر اپنی عمر کو نقصان پہنچاتا ہے اور اس کو ضائع کر دیتا ہے۔ نیز ایسا کرنے سے وہ معصیت الٰہی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ

(ب) **علم:** جب سگریٹ پینے والے کو اس سگریٹ نوشی کے نقصانات اور اس کی حرمت کا بھی علم ہو، لیکن اس کے باوجود اس کے پینے پر مسلسل اصرار کرتا رہے تو اس پر حجت قائم ہو گئی ہے۔ عنقریب وہ دربار الٰہی میں جوابدہ ہوگا۔

(ج) **مال:** سگریٹ نوش بغیر کسی فائدے اور نفع کے مال کو ضائع کر دیتا ہے، حالانکہ یہ مال تو اللہ کا عطا کردہ ہے۔ انسان اس کے متعلق جوابدہ ہوگا۔ لہٰذا اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کے مال کو حرام اشیاء میں خرچ کرے، بلکہ اُسے چاہئے کہ وہ اس مال کو ان کاموں میں خرچ کرے جن سے اللہ راضی ہو۔

(د) **جسم:** اصل میں جسم انسان کے پاس اللہ کی امانت ہے، کیونکہ یہ جسم اور اس کی قدرت و طاقت سب کچھ اللہ کا عطا کردہ ہے۔ نیز اسے چاہئے کہ وہ اپنے جسم کے ہر عضو کو اللہ کی اطاعت میں لگائے اور اس کے ساتھ اس کی اطاعت و فرمانبرداری پر مدد طلب کرے، لیکن جب انسان اپنے جسم کو نافرمانیوں اور بیماریوں کی آماجگاہ بنا دیتا ہے تو گویا یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ امامت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اور اس نے اپنے جسم کو شیطان کے لیے کھلا چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ جیسے مرضی اس میں بگاڑ پیدا کرتا پھرے۔ علاوہ ازیں سگریٹ نوشی بھی شیطان کی طرف سے ہی نافذ کردہ امر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ [الإسراء:۳۶]

''یقیناً کان، آنکھ اور دل میں سے ہر ایک کے بارے میں سوال ہوگا۔''

⑥ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلاً فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ»

[صحیح البخاري:۵۴۵۲]

''جس نے تھوم اور کچا پیاز کھایا تو وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔''

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے تھوم اور پیاز کھانے والوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی مجالس اور اُن کی مساجد سے دور رہیں۔ سگریٹ نوشی بھی اس ممانعت میں داخل ہے کیونکہ یہ تھوم و پیاز سے بھی زیادہ لوگوں کے لیے تکلیف دہ ہے جبکہ پیاز اور تھوم تو صحت اور جسم دونوں کے لیے مفید تر ہیں، علاوہ ازیں سگریٹ نوشی اتنی قبیح و بری چیز ہے کہ جس کی ناپسندیدہ ریح و بو اور دھویں تک سے بھی لوگ نفرت کرتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«إِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتَ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ» (صحیح البخاري:۵۲، صحیح مسلم:۴۰۹۴]

''حلال چیزوں کا حکم بالکل واضح ہے اور حرام چیزوں کا حکم بھی واضح ہے۔ ان دونوں (حلال و حرام) کے درمیان کچھ اور مشتبہ امور ہیں جن کی حلت و حرمت کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص اس قسم کی غیر واضح مشتبہ اشیاء سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو شخص ان مشتبہ امور کو اختیار کرنے لگا تو وہ حرام میں جا پڑے گا۔''

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں رقم طراز ہیں:

''اور یہ بڑا عمدہ مفہوم ہے جس کی تائید امام ابن حبان رحمہ اللہ کی دوسرے طریق کی روایت کرتی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس سند کو تو ذکر کیا ہے، لیکن اس کے الفاظ بیان نہیں کئے بلکہ اس میں یہ زیادتی ہے:

«اجعلو بینکم و بین الحرام سترة من الحلال من فعل ذلك فقد استبرء

لعرضه ودينه و من أرتع فيه كان المرتع الى جنب الحمىٰ يوشك ان يقع فيه» [فتح الباری:۱/۱۲۷]

''اپنے اور حرام کے درمیان حلال سے پردہ وآڑ کرلو جس نے ایسا کرلیا تو اس نے اپنی عزت اور دین کو بچالیا اور جو اس (چراگاہ) میں جا پڑا تو وہ اس چراگاہ کے کنارے پر پہنچ گیا قریب ہے کہ وہ اس میں گر پڑے۔''

⑧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ رِجَالاً يَخُوْضُوْنَ فِيْ مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''بے شک بہت سے آدمی اللہ کے مال کو ناحق اڑاتے پھرتے ہیں، ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔'' [صحيح البخاري:۳۱۱۸]

⑨ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک بھی ملاحظہ کریں:

«مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِيْ الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

[صحيح البخاري:٦٠٤٧]

''جس نے خود کو دنیا میں کسی چیز کے ساتھ قتل کیا تو قیامت کے دن اُسے اُس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔''

ان احادیث کی روشنی میں غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ سگریٹ پینے والا خود کو نیکوٹین نامی زہر کے ساتھ دھیرے دھیرے قتل کرلیتا ہے، کیونکہ نیکوٹین کے دھوئیں میں زہر ہوتا ہے جو پینے والے کو خاموشی سے ہلاک کر ڈالتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے تھوم یا پیاز (کچا) کھایا تو وہ ہم سے علیحدہ رہے۔ (یا آپ ؐ نے یوں فرمایا) وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔''

[صحيح البخاري:۸۵۵،صحيح مسلم:۱۲۵۳]

اس کے برعکس سگریٹ کا دھواں تو تھوم اور پیاز کی بو سے بھی زیادہ ناپسندیدہ اور برا ہے۔

ثالثاً: قیاس کی رُو سے سگریٹ نوشی کی حرمت

سگریٹ کو نشہ آور، بے حس و سن کرنے والی گندی زہریلی چیزوں اور ہر اُس چیز پر قیاس کیا گیا ہے، جس میں کسی بھی قسم کا ضرر (نقصان) پایا جاتا ہے۔ قیاس اس کی حرمت کا تقاضا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں ضرر ایسی عام علت ہے جو کہ ہر حرام چیز میں موجود ہوتی ہے۔ سُکَر (نشہ) ان تمام عللِ ضارہ میں سے ایک ہے اور ضرر (نقصان) کی تمام صورتوں میں سے ایک صورت ہے۔ پس علت ضرر (نقصان) سکر (نشہ) وغیرہ سے زیادہ عام ہے، اور یہ علتِ ضرر سگریٹ میں بخوبی موجود ہے تو اس علت ضرر کی وجہ سے قیاس سگریٹ نوشی کے حرام ہونے کا تقاضا کرتا ہے، یعنی قیاس چاہتا ہے کہ سگریٹ نوشی کو حرام قرار دیا جائے کیونکہ اس میں علت ضرر بالاولیٰ موجود ہے۔

رابعاً: شرعی اُصول اور اس کے قواعد

یہاں وہ چند عمومی فقہی قواعد ذکر کئے جاتے ہیں کہ جن کے تحت ہزاروں احکام ہیں اور ان کی مدد سے حلال وحرام کے جدید مسائل کو نکالا جاتا ہے۔ شریعت اس بات پر قادر ہے کہ وہ لوگوں کی زندگیوں میں پائے جانے والے ان تمام جدید مسائل کا حل پیش کرے جن کی ان (لوگوں) کو ضرورت ہے۔

ذیل میں شرعی قواعد میں سے صرف قواعد وہ درج کئے جاتے ہیں جو سگریٹ نوشی کی حرمت پر دال ہیں:

① <u>لا ضرر ولا ضرار</u>: نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو نقصان میں مبتلا کرو۔

◉ **الشیخ مصطفیٰ الزرقا** کہتے ہیں:

"یہ قاعدہ شریعت کے ارکان میں سے ایک ہے اور کتاب وسنت میں بہت سے دوسرے دلائل اس کے شاہد ہیں یہ قواعد نقصان دہ فعل سے رُک جانے اور اس کے صلہ میں ہونے والے مالی ہرجانہ و نقصان اور اس کی سزا کے نتائج کو مرتب کرنے کی بنیاد ہیں، کیونکہ یہ قواعد مفاسد سے بچنے اور مصالح کو حاصل کرنے اور درست اصول اپنانے میں سند اور مضبوط و مستحکم سہارا ہیں۔" [المدخل:۹۶۱/۲]

② نفع بخش چیزوں میں اصل اباحت ہے

جب کہ اس کے برعکس سگریٹ نوشی انتہائی خطرناک اور مضر صحت و نقصان دہ چیزوں میں سے ہے، چنانچہ اس قاعدے کی رو سے یہ بذاتہ مباح نہیں ہوسکتی۔

③ مفاسد سے بچنا مصالح کے حاصل کرنے پر مقدم ہوتا ہے

لیکن سگریٹ کا استعمال صحت اور مال کے لیے عظیم فساد اور نقصان کا باعث ہے۔ علاوہ ازیں اس کی بدبو لوگوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہے۔

◉ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''جب مفاسد اور مصالح باہم متعارض ہوں، تو غالباً مفاسد کو دور کرنے کو مقدم کریں گے کیونکہ شرعی منہیات کا اہتمام کرنا، شرعی مامورات کا اہتمام کرنے سے زیادہ سخت ہے۔''

اسی طرح نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ»

[صحيح البخاری:۷۲۸۸]

''جس کام کا میں تمہیں حکم دوں اُسے بقدر استطاعت بجالاؤ اور جب تمہیں کسی چیز سے منع کردوں تو اس سے باز رہو۔''

رہا سگریٹ نوشی کا معاملہ تو اس میں عظیم مفاسد پائے جاتے ہیں۔

④ سدوذرائع کے اصول ومبادی

یہ اصول تقاضا کرتا ہے کہ جو چیز حرام کی طرف لے جائے وہ بھی حرام ہے۔ سگریٹ نوشی مفتر (عقل میں فتور ڈالنے والی) ہے، لہٰذا اس اصول کے مطابق سگریٹ پینا حرام ہے، کیونکہ یہ (سگریٹ نوشی) بھی تو حرام یعنی نقصانات، بیماریوں اور مال کے ضیاع کی طرف لے جانے کا ایک ذریعہ ہے، جب کہ شرعی مکلفات مخلوق کو ان شرعی مقاصد وقواعد کی پاسداری اور ان کو یاد رکھنے کا درس دیتی ہیں۔ بد برآں ان مقاصد کو شمار کرنا دشوار ہے، چاہے وہ مقاصد ضروریہ ہوں، حاجیہ ہوں، یا تحسینیہ ہوں۔

سگریٹ نوشی دین ودنیا ہر ایک کے لیے انتہائی خطرناک اور نقصان دہ فعل ہے، جو سگریٹ

پینے والے کو حرام کا مرتکب بنا دیتی ہے۔ والعیاذ باللہ

⑤ جب حلال وحرام جمع ہو جائیں تو حرام کو ترجیح دی جائے گی

◉ امام جوینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''فروعات میں سے کوئی چیز اس قاعدہ سے خارج نہیں ہے، ماسوائے قلیل و کمیاب چیزوں کے۔ جب دلائل باہم متعارض ہوں اور ان میں سے ایک حرام کا تقاضا کرتا ہو اور دوسرا اباحت کا تقاضا کرتا ہو تو صحیح قول کے مطابق حرام کو مقدم کریں گے۔ یہ سگریٹ نوشی کی حرمت کا دوسرا قاعدہ ہے۔''

سگریٹ نوشی کی حلت وحرمت کے بارے علماء کا اختلاف

پہلے علماء میں سے بعض نے سگریٹ نوشی کو حلال یا مکروہ قرار دیا ہے، جبکہ بعض اس کی حرمت کے قائل ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک کے پاس دلائل موجود ہیں، جن کے ذریعے وہ راجح موقف کی نشاندہی کرتا ہے۔ جو گروہ کہتا ہے کہ اس کی حرمت وحلت پر دلائل موجود ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اس بنا پر کہتا ہو کہ اس پر حلال وحرام دونوں جمع ہو گئے ہیں تو یہ قاعدہ اس بات کا متقاضی ہے کہ حرام کو حلال پر مقدم کرنا ہی زیادہ مناسب ہے تاکہ سگریٹ نوشی کرنا حرام ٹھہرے۔

دوسرا گروہ جو اس (سگریٹ نوشی) کی حلت یا کراہت کا قائل ہے کہ ان لوگوں کے سامنے ہر وقت سگریٹ نوشی کے مضرات و نقصانات پردہ اخفا میں رہے ہوں یعنی ان کو اس کے نقصانات کا علم ہی نہ ہوا ہو۔ اس بنا پر وہ اس کو حلال یا مکروہ سمجھتے ہوں۔

لیکن یہاں ماسوائے چند ذہنی معذور اور ذہنی کشمکش میں مبتلا خواہشات پرست لوگوں کے کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو ان اصول ومبادی قواعد شرعیہ کو مضبوطی سے تھامنے والا ہو۔

✿......✿......✿